عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد اور جماعت سے پہلے ظہر کی قضا نماز پڑھنا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر نمازِ عصر کا وقت شروع ہو چکا ہو اور جماعت میں ابھی 15 سے 20 منٹ باقی ہوں، تو کیا اُس وقت اسی دن کی قضا ہونے والی ظہر کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ اور کیا اُس وقت ظہر کی مکمل 12 رکعات (فرض، سنت مؤکدہ و غیر مؤکدہ سمیت) ادا کرنی ہوں گی یا صرف چار رکعت فرض کی قضا کرنا کافی ہو گا؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قضاء نماز کے لیے کوئی خاص وقت معین نہیں، تین مکروہ اوقات جس میں کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں (یعنی سورج طلوع ہونے سے لے کر تقریباً 20 منٹ بعد تک، سورج غروب ہونے کے وقت سے تقریباً 20 منٹ پہلے کا دورانیہ، اور ضحوۂ کبریٰ یعنی نصف النہارِ شرعی سے لے کر سورج ڈھلنے تک، جسے عوام زوال کا وقت کہتی ہے) کے علاوہ تمام اوقات میں سے جس وقت چاہیں قضا نماز پڑھ سکتے ہیں، لہذا نمازِ عصر کا وقت شروع ہونے کے بعد جماعت سے پہلے بھی ظہر کی قضا نماز ادا کی جا سکتی ہے، بلکہ جو شخص صاحبِ ترتیب ہو یعنی اُس شخص کی چھ سے کم نمازیں قضا ہوں، اُس پر تو لازم ہو گا کہ وہ نمازِ عصر ادا کرنے سے پہلے نمازِ ظہر کی قضا کرے، اگرچہ جماعت کا وقت ہو چکا ہو بلکہ جماعت شروع بھی ہو چکی ہو، کیونکہ صاحبِ ترتیب پر نمازوں کے درمیان ترتیب قائم رکھنا اور وقتی نماز سے پہلے قضا نماز کی ادائیگی کرنا لازم ہوتا ہے، ایسا شخص اگر قضا نماز کے یاد ہونے اور وقت میں وُسعت ہونے کے باوجود، پہلے وقتی نماز پڑھے، تو قصداً ترتیب کی خلاف وَرزی کے سبب گنہگار ہوتا ہے اور اس کی وہ وقتی نماز بھی ادا نہیں ہوتی۔

نیز قضا ظہر پڑھتے وقت صرف ظہر کے چار فرضوں کی قضا ہی لازم ہوگی، فرضوں سے پہلے اور بعد والی سُنن و نوافل میں سے کوئی بھی ادا نہیں کی جائیں گی، کیونکہ فرضوں کے ساتھ سنتوں کی ادائیگی اس وقت کی جاتی ہے کہ جب فرض نماز اپنے

وقت میں ہی ادا کی جا رہی ہو، ورنہ اگر فرض نماز کا وقت نکل چکا ہو تو بعد میں اس کی قضا کرتے وقت صرف فرض و واجب کی قضا کی جاتی ہے، سُنن و نوافل کی نہیں، سوائے ایک صورت میں کہ اگر فجر کی نماز سنت و فرض سمیت قضا ہو جائے، اور طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد اور ضحوہ کبری سے پہلے اُس کی قضا کی جارہی ہو تو فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضا کی جائے گی یا تنہا سنتِ فجر رہ جائیں تو مذکورہ بالا وقت میں یہ دو رکعت پڑھ لینا مستحب ہے۔

تین مکروہ اوقات کے علاوہ کسی وقت بھی قضا نماز ادا کی جا سکتی ہے، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: ”ليس للقضاء وقت معين بل جميع أوقات العمر وقت له إلا ثلاثة وقت طلوع الشمس ووقت الزوال ووقت الغروب فإنه لا تجوز الصلاة في هذه الأوقات“ ترجمہ: قضا نماز کیلئے کوئی معین وقت نہیں بلکہ تمام عمر قضا نماز کی ادائیگی کا وقت ہے، سوائے تین اوقات کے، طلوع شمس کا وقت، زوال کا وقت اور غروب کا وقت کہ ان اوقات میں کوئی نماز جائز نہیں۔ (بحر الرائق، جلد2، صفحہ 86، دار الکتاب الاِسلامی، بیروت)

امداد الفتاح میں ہے: ”ثلاثة اوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها، عند طلوع الشمس الى ان ترتفع وعند استوائها الى ان تزول وعند اصفرارها الى ان تغرب“ ترجمہ: تین اوقات ایسے ہیں جن میں ایسے فرائض و واجبات میں سے بھی کچھ نہیں پڑھ سکتے کہ جو ان اوقات کے داخل ہونے سے پہلے ذمے پر لازم تھے، (وہ تین اوقات یہ ہیں) سورج طلوع ہونے سے لے کر بلند ہونے تک، نصف النہار شرعی سے سورج کے ڈھلنے تک (جسے عوام زوال کہتی ہے) اور سورج کے زرد ہونے سے لے کر غروب ہونے تک۔ (امداد الفتاح شرح نور الایضاح، صفحہ 194، مطبوعہ کوئٹہ)

صاحب ترتیب شخص پر فرض نمازوں میں باہم ترتیب رکھنا لازم ہوتا ہے، سوائے یہ کہ وہ قضا نماز بھول جائے، یا وقت تنگ ہو، یا صاحب ترتیب ہی نہ رہا ہو، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(الترتيب بين الفروض الخمسة و الوتر اداء وقضاء لازم---الا) فلا يلزم الترتيب (اذا ضاق الوقت أو نسيت الفائتة أو فاتت ست بخروج وقت السادسة)“ ترجمہ: پانچ فرض نمازوں میں باہم اور وتر میں ترتیب لازم ہے، چاہے یہ ادا ہوں یا قضا، سوائے یہ کہ جب وقت تنگ ہو یا قضا ہونے والی نماز کو بھول جائے یا چھٹی نماز کا وقت نکل جانے سے چھ نمازیں قضا ہو جائیں تو اب ترتیب لازم نہیں۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ 633-638، دار المعرفۃ، بیروت)

صاحب ترتیب شخص اگر قضا یاد ہوتے ہوئے، وقتی نماز پڑھ لے گا تو اسکی وقتی نماز فاسد ہوگی، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "الترتیب بین الفائتة والوقتیة وبین الفوائت مستحق کذا فی الکافی، حتی لا یجوز اداء الوقتیة قبل قضاء الفائتة کذا فی محیط السرخسی۔۔۔اذا صلی الظہر وھو ذاکر انہ لم یصل الفجر فسد ظہرہ" ترجمہ: قضا اور ادا نمازوں کے مابین اور قضا نمازوں میں باہم ترتیب قائم رکھنا ضروری ہے، جیسا کہ کافی میں مذکور ہے، یہاں تک کہ فوت ہونے والی نماز سے پہلے، وقتی نماز ادا کرنا جائز نہیں اسی طرح محیط سرخسی میں ہے۔۔۔ جب کسی شخص نے ظہر کی نماز پڑھی اور اسے یاد تھا کہ اس نے فجر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو اس کی ظہر فاسد ہو گئی۔ (الفتاویٰ الھندیۃ، جلد1، صفحہ 134-135، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: "پانچوں فرضوں میں باہم اور فرض و وتر میں ترتیب ضروری ہے کہ پہلے فجر پھر ظہر پھر عصر پھر مغرب پھر عشا پھر وتر پڑھے، خواہ یہ سب قضا ہوں یا بعض ادا بعض قضا، مثلاً ظہر کی قضا ہوگئی تو فرض ہے کہ اسے پڑھ کر عصر پڑھے یا وتر قضا ہو گیا تو اُسے پڑھ کر فجر پڑھے اگر یاد ہوتے ہوئے عصر یا فجر کی پڑھ لی تو ناجائز ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 370، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سنتیں جب اپنے وقت سے فوت ہوجائیں تو اُن کی قضا نہیں، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "والسنن اذا فاتت عن وقتھا لم یقضھا الا رکعتی الفجر اذا فاتتا مع الفرض یقضیھا بعد طلوع الشمس الی وقت الزوال ثم یسقط" ترجمہ: اور سنتیں اگر اپنے وقت سے فوت ہوجائیں، تو ان کی قضا نہیں، سوائے یہ کہ اگر فجر کی سنتیں فرائض کے ساتھ رہ جائیں، تو طلوعِ شمس کے بعد زوال سے پہلے قضا کی جائیں، اس کے بعد ساقط ہوجائیں گی۔ (الفتاوی الھندیہ، جلد1، صفحہ 124، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قضا نماز کی ادائیگی میں صرف سنتِ فجر کی قضا فرضوں کے ساتھ زوال سے پہلے لازم ہوتی ہے، اس کے علاوہ فرض قضا کرتے ہوئے کسی سنت کی بھی قضا لازم نہیں، چنانچہ بحر الرائق میں ہے: "ولم تقض إلا تبعا قبل الزوال۔۔۔وقید بسنة الفجر لأن سائر السنن لا تقضی بعد الوقت لا تبعا ولا مقصودا" ترجمہ: فجر کی سنتوں کی قضا نہیں پڑھی جائے گی، مگر زوال سے پہلے فرض کے تابع ہو کر (کہ اس صورت میں فرض کے ساتھ سنت کی قضا بھی پڑھی جائے گی) اور فجر کی سنتوں کی قید لگائی گئی کیونکہ بقیہ ساری سنتوں کے وقت گزر جانے کے بعد نہ تو تبعاً قضا ہے، نہ مقصودی طور پر۔ (بحر الرائق، جلد2، صفحہ 80، دار الکتاب الاِسلامی، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں : ”تحقیق مقام و تنقیح مرام یہ ہے کہ حقیقۃً قضا نہیں مگر فرض یا واجب کی ۔ ۔ ۔ کیونکہ قضاء فوت شدہ کی مثل بلکہ محققین علماء کے ہاں عین نماز ہوتی ہے ، ہاں فوت ہونے کے بعد جس کا وقت خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے معین فرما دیا وہ ادائیگی سنت ہوگی اور قضا بھی حقیقی ہوگی ۔ باقی نوافل و سنن اگرچہ موکدہ ہوں مستحق قضا نہیں کہ شرعاً لازم ہی نہ تھی جو بعد فوت ذمہ پر باقی رہیں ، مگر بعض جگہ برخلاف قیاس نص وارد ہوگیا وہی سنتیں جو ایک محل میں ادا کی جاتی تھیں بعد فوت دوسری جگہ ادا فرمائی گئیں جیسے فجر کی سنتیں جبکہ فرض کے ساتھ فوت ہوں بشرطیکہ بعد بلندی آفتاب و قبل از زوال ادا کی جائیں ۔“ (فتاوی رضویہ ، جلد 8، صفحہ 147-148 ، رضا فاؤنڈیشن ، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : FAM-802

تاریخ اجراء : 01 محرم الحرام 1447ھ/27 جون 2025ء